Shia Books PDF منظر ایلیاء







وَحُلُّوٓا اَسَاوِرَ مِنۡ فِضَّةٍ

# کڑی وقلابہ پہننے کا شرعی جواز

دلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ وشواہد صادقہ کے مفید تحقیقی اضافہ جات

مراجع کرام آیاتِ عظام کے فتاویٰ مبارکہ کا نفیس مجموعہ

ترتیب و تدوین


حجۃ الاسلام والمسلمین العلامۃ المجاہد آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی

دام ظلہ الشریف



دارالتبلیغ الجعفریہ

پوسٹ بکس 1525
اسلام آباد پاکستان



# ہماری جدید مطبوعات




## دارالتبلیغ الجعفریہ

پوسٹ بکس نمبر 1525
اسلام آباد - پاکستان

☆ موضوع: کڑی وقلابہ پہننے کا شرعی جواز

☆ تالیف وتحقیق: علامہ آغا السید محمد ابوالحسن موسوی مشہدی

☆ پروف ریڈر: وقار حسین علوی

☆ کمپوزر: علیم اشرف 0336-5060552

☆ طبع اول: 1416ھ

☆ طبع دوئم: 1420ھ

☆ طبع سوم: 1430ھ

☆ طبع چہارم: 1436ھ

☆ ناشر: دارالتبلیغ الجعفریہ

پوسٹ بکس 1525

اسلام آباد

# وارث مظلومِ کربلا حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کا نوحہ

وصفدو افی الحدید فوق اقتاب المطیات تلفخ وجوههم حرالها جرات یساقون فی البراری ولفلوات ایدیهم مغلولة الی الاعناق یطاف بهم فی الا سواق فالویل للعصاة الفساق لقد قتلو بقتلك الاسلام (زیارت ناحیہ)

اور آہنی زنجیروں میں جکڑ کر اونٹوں پر بٹھالیا گیا۔ دن کے دوپہر کی گرمیاں انکے چہروں کو جھلسا رہی تھیں اور وہ غریب بیابانوں اور جنگلوں میں پھرائے جا رہے تھے۔ ہاتھ انکے گردنوں سے بندھے ہوئے تھے اور بازاروں میں انکو پھرایا جا رہا تھا۔ وائے ہو ان نافرمانوں فاسقوں پر جنہوں نے آپکو قتل کر کے اسلام کو تباہ کر دیا۔



فرزند رسولؐ حضرت سجادؑ بیمارِ کربلا
غل جامعہ

بازار کوفہ میں جب فرزند رسولؐ حضرت امام سجاد علیہ السلام بیمارِ کربلا تشریف لائے اس وقت آپ کے گلے میں بہت وزنی آہنی طوق ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں تھیں
مقتل جامع

## ستم سے بیڑیاں پہنائیں اشکبار کیا

ستمگروں نے ستم رن میں بے شمار کیا          مَلک نے جنگی اطاعت پہ افتخار کیا
برہنہ اونٹوں پہ افسوس انھیں سوار کیا          ستم سے بیڑیاں پہنائیں اشکبار کیا

رَسن سے شانہ ناموس ایک جا باندھے
سبھوں کے گردنوں سے ہاتھ بے خطا باندھے

کشاں، کشاں کیئے طے کوہ و دشت کے دامن          جلائے گرمی خورشید نے روح روشن
پھٹے ہوئے تھے گلے میں سیاہ پیراہن          غبار گیسوؤں پر، منہ سفید، خشک دہن

چبھوئیں نیزوں کی نوکیں، شقی ستائے گئے
اسی طریق سے بازاروں میں پھرائے گئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی جعلنا من المتمسکین بولایة امیرالمومنین الصلٰوة والسلام علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین وآله الطیبین الطاهرین المظلومین اما بعد

## دیباچہ طبع سوم

خداوند قدوس منان کی صد ہزار حمد وثناء اور تاجدار ولایت مطلقہ کا لاکھ بار شکر گزار ہوں کہ انکی امداد معنوی سے حقائق ایمانیہ کی تبلیغ میں مصروف عمل ہوں (الحمد لله رب العالمین) موالیان حیدر کرارؑ پر ہونے والے اعتراضات کا جواب اور فتنہ تقصیر کا استحصال وسد باب اوجب الواجبات سے ہے الحمدللہ یہ مقدس فریضہ ہم ان ذوات متعالیہ کی نگرانی اور تائید سے سرانجام دے رہے ہیں ایک طویل عرصہ سے شیعیان حیدر کرار پر مقصرین کا بیہودہ وجاہلانہ یہ بھی ایک اعتراض تھا کہ یہ سادہ لوح مومنین کڑیاں، بیڑیاں اور قلابے کیوں پہنتے ہیں اسکا جواب ہم نے ۱۳۱۶ھ میں دیا پھر اس رسالہ شریفہ کی مانگ اس قدر زیادہ تھی کہ بار بار طبع ہوکر مومنین کے دست بوس ہوتا رہا اب جبکہ اسکی طلب بہت ہی زیادہ ہورہی تھی ہم اس رسالہ مبارکہ کو اضافاتِ جدیدہ ومفیدہ کے ساتھ چوتھی مرتبہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں امید ہے موالیان اہل بیت اس رسالہ مفیدہ سے بے پناہ استفادہ فرمائیں گے اور حسب سابق اپنی دُعاؤں میں ہمیشہ کی طرح یاد رکھیں گے۔

وما توفیقی الا بالله علیه توکلت والیه انیب

سید محمد ابوالحسن موسوی المشہدی

۱۱ ذیقعد ۱۴۳۶ھ عید نزول نور رضویؑ

بیت الزہراء ۴۹۴ گلی نمبر ۱۰۶ اسکٹر آئی ایٹ فور اسلام آباد

# نذرانۂ عقیدت

حضرات مظلومین صلوٰت اللہ علیہم اجمعین پر ہونے والے مظالم کو عیاں کرنے، زنجیروں اور بیڑیوں کی یاد تازہ رکھنے کیلئے زنجیر کڑی، قلابہ پہننے کے جواز میں لکھے گئے ہیں اوراق کے مجموعہ کو اپنے جد بزرگوار حضرت امام عالی مقام موسیٰ کاظم علیہ السلام کہ جنہوں نے وصیت فرمائی کہ ظالموں کے پہنائے ہوئے طوق، زنجیر اور بیڑیاں مت اتارنا انہی زنجیروں اور طوق میں دفن کرنا ہے اسی طرح اللہ کے حضور پیش ہونا چاہتا ہوں (کبریت احمر) آپ کی بارگاہ ملکوتی میں کمال ادب واحترام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

(گر قبول افتد زہے عز وشرف)

اے جد گرامی بحق الحق نشر فضائل نورانیہ معارف الھیٰہ مقامات معنویہ فضائل نورانیہ ظاہریہ و باطنیہ کی تبلیغات میں میری امداد معنوی جاری رکھیں اور اشرار کے شر سے میری حفاظت فرمائیں تا کہ آپ کا پیغام گھر گھر پہنچا سکوں اور آپ کے معنوی مقام اعلیٰ کی تبلیغ وترویج کر سکوں۔

یکے از اولاد امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام
السید محمد ابوالحسن موسوی المشہدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد الله رب العالمین وصلی الله علی ساد تنا محمد وآله المعصومین و وعلی ارواحهم و اجسادهم و شاهد هم و غائبهم و اولهم وآخر هم و ظاهرهم وباطنهم ولعن الله اعدائهم ومخالفهم اجمعین الی یوم الدین

## نقشِ اول

ہمیشہ سے زندہ قوموں کا یہ شعار رہا ہے اور رہے گا کہ وہ اپنے پیشواؤں کی یاد ہمیشہ تازہ رکھتی ہیں انکی زندگی سے سبق لیتی ہیں اور انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہیں۔

شیعیانِ اہل بیتؑ بھی اپنی زندگی کے تمام لمحات میں خواہ خوشی ہو یا غمی ہمیشہ اپنے ھادیان برحق ومحبوبان خدا کو یاد رکھتے ہیں۔

اس لئے ان نفوس نورانیہ صلوٰۃ اللہ علیہم کی یاد عبادت بھی ہے اور سعادت بھی اور خود انہوں نے لمحہ بہ لمحہ یاد کرنے کا حکم دیا ہے۔

### حضرت ابی عبداللہ امام حسین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں

شیعتی ماان شر بتم ماعذب فاذکرونی او سمعتهم بغریب اوشهد فاندبونی

اے میرے شیعو! جب سرد پانی پیوؤ تو مجھے یاد کرنا اگر کسی مسافر یا شہید کا ذکر سننا ہو تو میرے اوپر آنسو بہالینا اہل تشیع دراصل وہ ہیں جو انکے عمل کی تاسی کریں آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کے مصائب کو ہر دم تازہ رکھیں ان مصائب میں ایک عظیم مصائب حضرت سید العابدین علیہ السلام کی زنجیروں طوق اور بیڑیوں کا، مخدرات صلوٰۃ اللہ علیہم عصمت وطہارت کی قید کا، حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی زنجیروں اور طوق کا مصائب ہے جسکی یاد تازہ کرنے کیلئے اہل تشیع ہاتھوں میں اور پاؤں میں کڑیاں وقلابے اور بیڑیاں پہنتے ہیں اور مظلومین علیہم السلام کے مصائب کو یاد کر کے روتے ہیں یہ عبادت ہے پھر جب کوئی ان سے پوچھتا ہے کہ یہ کڑی کیوں پہنی ہے؟ تو وہ عزادار شیعہ یہ جواب دیتا ہے کہ اپنے مولاؑ وآقا امام زین العابدین علیہ السلام کی

یاد میں مخدرات عصمت صلوٰۃ اللہ علیھم کو دشمنان اسلام نے جو لوہے کی بیڑیاں، ہتھکڑیاں پہنائی تھی انکی یاد میں اور امام موسیٰ کاظم بن جعفر علیہ السلام کی یاد میں پہنی ہیں اس لئے وہ وجہ بھی بیان کرتا ہے کہ انھیں کیوں پہنائی گئی ہیں اس طرح مظلوم پر ہونے والے مظالم کی شہرت ہوتی ہے جو واجب ہے اور جسکا اجر لامحدود ہے بدقسمتی سے چند دشمنان عزا ولاء شیعہ علماء کے لباس میں عبا قباء پہن کر گھس آئے ہیں موالیوں کو صراط مستقیم سے ہٹانے کی مذموم سعی کر رہے ہیں۔

اھل ولاء کو حق سے ہٹانے کے واسطے
ابلیس نے لباس پیغمبر چرا لیا

لہذا انکے نظریات باطلہ کے استحصال کیلئے ہم کڑی قلابہ کا شرعی جواز دلائل و براھین اور اسکے متعلق مراجع عظام کے فتاویٰ مبارکہ شائع کر رہے ہیں امید ہے موالیان اہل بیتؑ ملنگان حیدر کرارؑ اس سے خاطر خواہ استفادہ کریں گے۔

خداوند کریم ہمیں بدعقیدہ بدفطرت مقصرین کے شر سے محفوظ فرمائے (آمین) بحق محمد وآلہ الطاہرین صلوٰت اللہ علیھم اجمعین!

خادم شریعت مقدسہ
السید محمد ابوالحسن الموسوی المشھدی

شوال 1416ھ

# کڑی وقلابہ پہننے کا شرعی جواز

## صدرالمقصرین شیخ محمد حسین ڈھکو صاحب لکھتے ہیں

کئی مائیں اپنے لاڈلے بچوں کو سنت سجادؑ سمجھ کر ہاتھوں (اور کبھی پاؤں میں) لوہے کی کڑیاں یا کڑے پہناتی ہیں اور اب تو یہ چیز بڑوں ہی میں عام ہوگئی ہے جسے عرف عام میں کڑا قلابہ کہا جاتا ہے اور کبھی انہیں تعزیہ مبارک کے ساتھ باندھ کر امام سجادؑ کی قید کی سنت ادا کرتی ہیں اسکے متعلق ہمیں صرف دو باتیں عرض کرنا ہیں۔

ایک تو یہ کہ نبی یا امام کا کوئی بھی کام واقدام اس وقت انکی سنت کہلاتا ہے جب وہ اسے اپنے اختیار اور اپنی رضا ورغبت سے بجالائیں جیسے امام سجادؑ کی سنت ہے بکثرت سجدہ کرنا، زین العابدین کی سنت ہے، بکثرت عبادت خدا بجالانا، مگر وہ کام جسے وہ کسی ظالم وجابر کے ظلم وجور سے مجبور ہو کر بجالائیں تو وہ ان کی سنت نہیں کہلاتا بلکہ وہ ظالموں کی سنت کہلاتا ہے. جس طرح کہ امامؑ کا ہتھکڑیاں پہننا، قید ہونا اور زہر کھانا وغیرہ وغیرہ۔

اختیاری واضطراری فعل کے درمیان فرق نہ کیا جائے تو پھر سنت سجادؑ سمجھ کر زہر بھی کھانی پڑے گی اگر وہاں یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ امام نے زہر بہ رضا ورغبت خود نہیں کھائی تھی بلکہ ظالموں نے کھلائی تھی تو یہاں بھی یہی کہا جائے گا کہ یہ بیڑیاں اور ہتھ کڑیاں بھی امام نے بہ رضا ورغبت خود نہیں پہنی تھیں۔ بلکہ ظالموں نے جبراً پہنائی تھیں۔ بنا بریں یہ ماننا پڑے گا کہ اس کڑی یا کڑا پہننے کی رسم کو کسی طرح بھی سنت سجادؑ کا نام نہیں دیا جاسکتا بلکہ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ تو ان ظالموں کی سنت ہے جنہوں نے امام پر ظلم کر کے ان کو پہنائی تھیں۔

یا پھر ان لوگوں کی سنت ہے جن کے مذہب میں ایسی سات چیزوں کا ہمراہ رکھنا ضروری ہے۔ جن کی ابتداء حرف (کاف) سے ہوتی ہے جیسے کیس کرپان کنگھا اور کڑا وغیرہ وغیرہ۔

ع کردم اشارتے ومکرر نمی کنم

بہرحال اس چیز کا مذہب اہل بیتؑ یا سنت سجادؑ سے ہرگز کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اگر کوئی کم بخت کسی سامری کے کسی بچھڑے کی غلط محبت میں عقل وخرد سے اس طرح ہاتھ دھو بیٹھا ہے کہ کلیم خدا کے کسی غلام کی یہ حکمت ونصیحت آمیز واضح بات نہیں سمجھ سکتا تو پھر اس سے خدا ہی سمجھے۔

دوسرے یہ کہ لوہا دھات ہے کہ بحالت اختیاری جس کا ایک چھلا بھی ہاتھ میں ہو تو نماز مکروہ ہو جاتی ہے اور روایات اہل بیتؑ میں اسے جہنمیوں کا لباس قرار دیا گیا ہے اور بعض اخبار و آثار میں نماز گزار کیلئے اسکا پہننا حرام قرار دیا گیا ہے۔

(وسائل الشیعہ ارشاد امام جعفر صادق علیہ السلام)

اور یہی حکم قلابہ کا ہے اور اس بات کا نا قابل رد ثبوت کہ یہ امام کا اضطراری فعل تھا یہ ہے کہ امام نے رہائی کے بعد ان چیزوں کو اتار پھینکا تھا اور پھر اپنی زندگی کے آخری لمحات تک کبھی ان کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔

ع ایں تنہا ہمہ از است کہ معلوم عوام است

ملاحظہ فرمائیں: اصلاح الرسوم الظاہرہ، ص ۲۳۶، ص ۲۳۷ مطبوعہ کبیر والا

## ابطال الباطل!

شیخ محمد حسین ڈھکو صاحب کا اس بات پر زور ہے کہ ہتھ کڑیاں اور بیڑیاں امام کا اختیاری فعل نہیں بلکہ اضطراری ہے۔ لہٰذا یہ سنت نہیں۔ امام نے برضا ورغبت خود نہیں پہنی بلکہ ظالموں نے جبراً پہنائی تھیں اس کڑی یا کڑا پہننے کی رسم کو کسی طرح بھی سنت سجادؑ کا نام نہیں دیا جا سکتا تو ڈھکو صاحب اور ان کے حاشیہ نشینوں کو معلوم ہونا چاہے کہ معصومین علیہم السلام کے بعض افعال اختیاریہ میں بھی تاسی وسنت بجائے خود جائز نہیں ہوئی اس لئے بعض افعال اختیاریہ معصوم کے

ایسے بھی ہیں جو صرف ان کیلئے ہی مخصوص ہیں اور غیر کیلئے حرام ہیں۔

**خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال اختیاریہ جن کی اتباع امت نہیں کرسکتی**

۱......آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربانی کرنا واجب ہے اور ہم پر سنت۔

۲......آپؐ احرام کی حالت میں عقد نکاح کرسکتے ہیں، وعقدالنکاح وھومحرم

۳......آپؐ کی ازواج مطہرات دوسروں کیلئے حرام ہیں۔ وحرم ازواجہ علی الخلق۔

۴......آپؐ نو ازواج بیک وقت رکھ سکتے ہیں۔ ولعدد ماشابعدالتخیر۔

۵......آپؐ سونے کے بعد بغیر وضو کئے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ وکان ینام ثم یصلی و یقول تنام عینی ولا ینام قلبی۔ آپؐ نے فرمایا...... ہماری آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا۔

ملاحظہ فرمائیں: المناقب، جلد اول، صفحہ ۱۴۳، صفحہ ۱۴۳ مطبوعہ ایران۔

یہ صرف سرور کائنات خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات ہیں ہم نے اجمالاً چند خصائص بیان کئے ہیں۔ ورنہ بعض کتب میں طویل فہرست نظر سے گزری ہے...... بہرحال یہ اختصاص سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہ آپؐ کے افعال اختیاریہ ہیں مگر امت کیلئے ان افعال اختیاریہ کی تاسی بھی ناجائز ہے۔

## شیخ ڈھکو صاحب نے اصل امامت کا انکار کیا ہے

چنانچہ لکھتے ہیں:

زین العابدینؑ کی سنت ہے۔ بکثرت عبادت خدا بجالانا مگر وہ کام جسے وہ کسی ظالم وجابر کے ظلم وجود سے مجبور ہوکر بجالائیں تو وہ ان کی سنت نہیں کہلاتا۔

ملاحظہ فرمائیں: اصلاح الرسوم الظاہرہ، صفحہ ۲۳۶۔

## ابطال باطل !

شیخ ڈھکو صاحب کا یہ نظریہ بالکل باطل و عاطل ہے اور مسلمات مذہب شیعہ کے صریح خلاف ہے اس نظریہ کی آڑ میں اصل امامتِ کبریٰ خلافت عظمیٰ الٰہیہ کا انکار مضمر ہے۔

### امام مجبور نہیں ہوتا بلکہ محل مشیت خدا ہے

**وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ** سُوْرَةُ الدَّهر آیت 30

حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام تابع مشیت الٰہی ہیں ایک لحہ کیلئے بھی مشیت خداوندی کیخلاف نہیں چلتے وہ مشیت ایزدی کے محل اور ارادہ خداوندی کے اجراء کرنے والے ہیں۔



### سرکار امام المحدثین علامہ مجلسی طاب ثراہ ارشاد فرماتے ہیں

آئمہ علیہم السلام میں صرف اللہ کا ارادہ اور علم وقدرت تصرف کرتا ہے اور یہ وہی چاہتے ہیں کہ جو خدا ارادہ کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اشیاء عالم میں تصرف فرماتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: بحار الانوار جلد، ۵۸ ص ۴۶ مطبوعہ بیروت۔



حجت خدا کا مجبور ہونا قبیح ہے جو کہ امام کیلئے جائز نہیں لہٰذا حضرات آئمہ ھدیٰ علیہم السلام ایک لحہ کیلئے بھی مجبور نہیں ہوتے بلکہ وہ مشیت ایزدی کے تابع ہیں

**بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ**

### کائنات امام کے تابع ہے

**حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد**

سبحان الذی سخر للا مام کل شی وجعل له مقالیدالسماوات والارض ینوب عن الله فی خلقه

ملاحظہ فرمائیں: مدینۃ المعاجز جلد دوئم ص539 مطبوعہ ایران،
الثاقب المناقب ص418 مطبوعہ ایران، شوائد الولایت ص24 مطبوعہ اسلام آباد
پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات جس نے امام برحق ہر شئی کیلیئے ہر شئی کو مطیع و فرمانبردار کر دیا اور آسمانوں اور زمینوں کی چابیاں اس کے قبضہ و اختیار میں قرار دیں تا کہ وہ مخلوق میں اسکی نیابت (خلافت کلیہ الہیہ) کے فرائض سرانجام دے۔

## آئمہ معصومینؑ مجبور نہیں مظلوم ہیں

صاحب مناقب نے حلیۃ اولالیاء، وسیلۃ الملا اور فضائل ابی السعادت سے نقل کیا کہ زہری نے کہا۔
جس دن عبدالملک بن مروان نے امام زین العابدین علیہ السلام کو مدینہ سے شام کی طرف طلب کیا تو میں امام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اموی سپاہیوں نے آپ کو زنجیروں میں جکڑ دیا اور آپکو ایک مسلح دستہ کے سپرد کر دیا گیا۔ میں نے ان لوگوں سے درخواست کی کے مجھے امام سے ملنے کی اجازت دے دیں تا کہ میں انکو سلام کر لوں اور الوداع کر لوں۔ محافظوں نے مجھے بڑی مشکل سے اسکی اجازت دی۔ میں آپکے پاس گیا تو میں نے دیکھا کہ آپکے پاؤں میں زنجیریں پڑی ہوئیں تھیں اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں تھی یہ منظر دیکھ کر میں رونے لگا اور عرض کیا کاش آپکی کی جگہ میں قید ہوتا اور آپ آزاد ہوتے۔ امامؑ نے یہ سن کر فرمایا۔ زہری کیا تم میری گردن میں طوق اور ہاتھوں میں زنجیر دیکھ کر یہ سمجھتے ہو، کہ مجھے اس سے تکلیف اور بے چینی ہو رہی ہے۔ اگر میں چاہوں تو میں ان زنجیروں سے آزاد بھی ہوسکتا ہوں۔ یہ فرما کر، آپ نے اپنے ہاتھ پاؤں اس ہتھکڑیوں اور بیڑیوں سے نکال لئے اور فرمایا زہری میں دو منزل بعد ان محافظ سے علیحدہ ہو جاؤں گا۔ زہری کا بیان ہے کہ ابھی چار ہی راتیں گزری تھی کہ امام کے نگران و محافظ آپکی تلاش میں مدینہ پہنچ گئے اور انہیں آپکا کہیں پتا نہ ملا۔ میں نے سرکاری

محافظوں سے واقعہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ دیکھا کہ ان کے پیچھے بہت سے لوگ چل رہے تھے اور ان کے آگے آپؑ چل رہے تھے۔ہم انکے گرد تمام رات جاگتے رہے اور جب صبح ہوئی تو ہودج میں ہتھکڑیوں اور بیڑیوں کے علاوہ ہمیں کچھ دکھائی نہ دیا راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد عبدالملک کے پاس پہنچا تو اس نے مجھ سے امام زین العابدینؑ کے متعلق پوچھا۔میں نے بتایا کہ وہ محافظوں کو چل دیکر کہیں نکل گئے ہیں۔

یہ سن کر عبدالملک نے کہا جس دن وہ محافظوں کی نظروں سے غائب ہوئے اس دن وہ میرے پاس تشریف لائے تھے اور انہوں نے بڑے بارعب اور پر جلال انداز سے خطاب کر کے مجھ سے کہا کہ میرے اور تیرے درمیان کیا دشمنی ہے اور آخر تو میرے درپے کیوں ہے؟

میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپؑ میرے یہاں قیام کریں۔

امام نے انکار کیا اور میرے دربار سے چلے گئے۔خدا کی قسم !اس دن میں ان کے رعب سے اتنا مرعوب ہوا کہ جسم خوف سے لرز گیا۔



زہری کہتے ہیں کہ میں نے عبدالملک سے کہا کہ امام زین العابدین علیہ السلام سے تجھے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ تو ہر وقت عبادت الٰہی میں مصروف رہتے ہیں۔

عبدالملک نے کہا سبحان اللہ! ملاحظہ فرمائیں:۔

مدینۃ المعاجز جلد دوئم صفحہ 356,357 ایران، ثاقب المناقب صفحہ 353 حدیث 293، مطبوعہ بیروت، مناقب ابن شہر آشوب جلد چہارم صفحہ 132 مطبوعہ ایران

# اہل سنت کی تائیدی روایت

عامل مدینہ نے عبدالملک کے حکم سے امام زین العابدینؑ کو طوق وزنجیر پہنا کر قید کیا تا کہ انکو نگہبانوں کی حراست میں عبدالملک کے پاس روانہ کرے۔ میں نے داروغہ مجلس کے پاس جا کر حضرت علی بن حسین سے ملنے کی اجازت چاہی اور بعد حصول اجازت قید خانے کے اندر جا کر ان سے ملاقات کی اور عرض کیا کہ کاش آپکی جگہ میں قید ہوتا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے زہری یہ نہ سمجھ کہ اس قید سے مجھے کچھ زحمت ہے اگر میں چاہوں تو ابھی رہائی ہوسکتی ہے۔ اس کہنے کے ساتھ ہی میں نے دیکھا کہ انکے جسم سے بند قید علیٰحدہ ہو گئے پھر انہوں نے فرمایا کہ اے زہری میں دو منزل سے زیادہ ان لوگوں کے ساتھ نہ جاؤں گا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں انکو وداع کر کے چلا آیا۔ چوتھے دن میں نے دیکھا کہ جو لوگ حضرت زین العابدینؑ کو اپنی حراست میں لے گئے تھے مدینے واپس آ کر انکو تلاش کر رہے ہیں۔ لوگوں نے کیفیت دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ ہم لوگ ایک منزل میں مقیم تھے اور رات بھر علی بن حسین علیہ السلام کی محافظت کرتے رہے۔ مگر جب صبح ہوئی تو ہم نے انھیں نہ پایا البتہ بند قید محمل میں موجود تھے زہری کہتے ہیں کہ چندروز کے بعد اتفاقاً میں عبدالملک بن مروان کے یہاں حاضر ہوا تو اس نے مجھ سے حضرت علی بن حسین علیہ السلام کا حال دریافت کیا۔ جو حالات معلوم تھے میں نے بیان کئے۔ عبدالملک نے کہا کہ جس دن میرے گماشتوں کی حراست سے علی بن حسینؑ کا غائب ہونا بیان کیا جاتا ہے اُسی دن وہ میرے پاس آ کر کہنے لگے کہ تو کیوں میرے پیچھے پڑا ہے میں کہا کہ میری خواہش ہے کہ تم میرے پاس رہو۔ انھوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہوسکتا یہ کہے کر اسی وقت باہر چلے گئے اور واللہ مجھ پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور میں ان سے کچھ نہ کہہ سکا۔

ملاحظہ فرمائیں:۔ تاریخ احمدی صفحہ 396,397 مطبوعہ لاہور

**بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ لَایَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْن**

یہ مکرم و معظم عباد الٰہی ہیں جو قول و فعل میں اس پر سبقت نہیں کرتے اور اسکے امر پر عمل پیراء رہتے ہیں۔

(۱) حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام قادر قدیر کے خلیفہ ہیں اگر یہ ذوات قدسیہؑ مجبور ہو جائیں تو مستخلف پر اعتراض ہوگا کہ خدائے قادر وقدیر نے ایسے کو کیوں اپنا خلیفہ بنایا جو مجبور ہو جائے۔

(۲) یہ ذوات متعالیہؑ مظہر قادر قدیر ہیں لہٰذا یہ کبھی بھی درماندہ اور مجبور نہیں ہو سکتے۔

## ایضاح:

جس طرح ہر اختیاری فعل کی تاسی امت کیلئے جائز نہیں اسی طرح ہر غیر اختیاری فعل کی تاسی امت کیلئے ناجائز بھی نہیں۔ صرف وہ غیر اختیاری افعال جو اختیاری ہونے کی صورت میں فی نفسہ ناجائز ہوتے ہیں اختیاری حالت میں ان کی تاسی جائز نہیں ہے۔ ستمگروں نے مخدرات عصمت وطہارت کو بغیر چادر کے بازاروں اور درباروں میں پھرایا لہٰذا اختیاری حالت میں بے پردگی درست نہیں لیکن وہ امور جو فی نفسہ ناجائز نہیں وہ اگر غیر اختیاری بھی ہوں تو ان میں تاسی سے کوئی امر مانع نہیں چنانچہ ترجمان وحی وتنزیل کے خانوادہ مقدسہ میں اسکی روشن مثالیں موجود ہیں جن میں سے بعض ہم زیب قرطاس کر رہے ہیں۔

## پہلی دلیل قاطع:

### حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام اور درس تاسی

کتب معتبرہ میں وارد ہے

فلما اراد ان يشرب غرفته من الماء ذكر عطش الحسينؑ واهلبيتهؑ فرمى الماء من كفه ۔

ملاحظہ فرمائیں:۔ بحارالانوار جلد، ۴۵، صفحہ ۴۳۳، مطبوعہ بیروت

نفس المھموم، صفحہ ۳۳۷، مطبوعہ ایران

وسیلۃ الدارین فی انصار الحسین، صفحہ ۲۷، مطبوعہ بیروت لبنان

اس روایت کو خود شیخ ڈھکو صاحب نے اپنی سعادت الدارین فی مقتل الحسین صفحہ ۴۱۱ مطبوعہ سرگودھا پر لکھا ہے چنانچہ لکھتے ہیں...... کہ پانی کا چلو بھرا اور چاہا کہ پئیں لیکن معاً حسینؑ اور ان کے اہل بیتؑ کی پیاس یاد آ گئی (تو شاید یہ سوچ کر کہ یہ طریقہ شان وفا کے خلاف ہے) چلو سے پانی انڈیل دیا۔



## تقریب استدلال!

حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام پیاسے تھے مگر پانی چلو میں اٹھایا اور پھر پھینک کر یہ درس وفا دیا کہ میرے مولاؑ پیاسے ہیں اور ان کے اہل بیتؑ شدت عطش سے بے تاب ہیں لہٰذا میں بھی پیاسا ہی رہوں گا حضرت قمر بنی ہاشم علیہ السلام عطش امامؑ مظلوم کی تاسی میں پیاسے رہے پانی ہاتھوں سے پھینک دیا جبکہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر بندش آب ملاعین کی طرف سے تھی دوسری طرف حضرت عباس علیہ السلام کے سامنے پانی بہہ رہا تھا۔ مگر مظلومؑ امام کی شدتِ پیاس کی تاسی میں پیاسے رہے اور افضل الشہداء ابوالفضل العباس علیہ السلام کا عمل حبداران اہل بیتؑ کے لئے روشن مثال ہے لہٰذا حضرت سید الساجدین علیہ السلام کی بیڑیوں کی

تاسی میں کڑی پہنا مستحسن ہے نہ کہ بدعت۔

## دوسری دلیل قاطع: سیرت سیدہ اُم رُباب سلام اللہ علیہا

## سرکار خاتم المحدثین علامہ شیخ عباس قمی طاب ثراہ فرماتے ہیں:

درتواریخ مسطور است کہ بعد از واقعہ کربلا یک سال زیادہ زندہ نماید ولا یزال و درگریہ وسوگواری گزرایند واز فتاب بسایہ نیامد گویا بعد از آنکہ بچشم خود دیدہ بود کہ بدن مطہر حضرت امام حسین علیہ السلام را برہنہ مقابل آفتاب انداختہ اند با خود قرار داد و معائدہ کرد کہ دیگر رسایہ زیست نکند۔

ملاحظہ فرمائیں:۔ منتھی الامال جلد اول، صفحہ ۴۶۴ مطبوعہ ایران۔

حضرت رباب سلام اللہ علیہا کے متعلق تواریخ میں مسطور ہے کہ واقعہ کربلا کے بعد دھوپ سے سایہ میں نہیں بیٹھی تھیں شہادت کے بعد انہوں نے بدن مطہر سید الشہداء علیہ السلام کو دھوپ میں پڑے ہوئے دیکھا تھا دل سے معاہدہ کیا کہ پھر کبھی سایہ میں نہ بیٹھوں گی۔

ملاحظہ فرمائیں: احسن المقال صفحہ ۵۵۲، مطبوعہ لاہور۔

ایسا ہی افادہ جلیلہ کتاب مستطاب نفس المھموم صفحہ ۵۲۹ مطبوعہ ایران پر ہے۔

# ڈھکو صاحب کا اعتراف

## حضرت سیدہ اُم رباب سلام اللہ علیہا کے متعلق لکھتے ہیں:

انہی کے متعلق مشہور ہے کہ جناب سیدالشہداءؑ کے بعد ایک سال زندہ رہیں اور تا زیست سایہ میں نہ بیٹھیں حتیٰ کہ اسی رنج والم میں گھل کر دنیا سے رخت سفر باندھ گئیں۔

ملاحظہ فرمائیں: السعادت الدارین صفحہ ۷، مطبوعہ سرگودھا۔



## تقریب استدلال!

حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ گرامی حضرت ام رباب سلام اللہ علیہا نے دل میں عہد کیا تھا کہ میرے مولاؑ میں آپؑ کے جسم نازنین کو صحرائے کربلا کی تپتی زمین پر دیکھ رہی ہوں میرا شاہِ کربلا سے وعدہ اور عہد ہو گیا میں جب تک جیوں گی سایہ میں نہ بیٹھوں گی جبکہ یہ مقتل گاہ میں بے کفن و بے دفن سلطانِ کربلا کی مظلومیت کبریٰ کی تاسی ہے اس لئے سیدالشہداء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم مبارک کو بے گوروکفن اشقیاء نے چھوڑ دیا تھا اور اہل بیتؑ اسیر تھے لیکن مخدومہ عالیہ مکرمہ ومعظّمہ سیدہ رباب علیہا السلام نے مقتل کی حالت دیکھ کر عہد کیا اور اسکی تاسی فرمائی اور سایہ میں کبھی تشریف نہ لے گئیں لہٰذا اگر عزاداران سیدالشہداء غلامانِ آلِ محمدؐ حضرت سید سجاد علیہ السلام کے طوق اور زنجیروں بیڑیوں کی تاسی میں کڑی یا قلابہ پہنتے ہیں تو یہ مستحسن ہے اور باعث اجر وثواب بھی اس لئے کہ وہ حضرت سیدالساجدین امام زین العابدین علیہ السلام کی بیڑیوں کی اور ان پر ہونے والے مظالم کی یاد تازہ کر رہا ہے اور شہرت مظلوم بہت عظیم کام ہے۔ یہ عہد وفا ہے۔

## تیسری دلیل قاطع:

### فاتح شام حضرت سیدہ زینب کبریٰ صلوٰت اللہ علیہا اور مخدومہ کبریٰ سیدہ اُم رباب صلوٰت اللہ علیہا نے تا وقت شہادت پانی نہیں پیا

وہ دو مستورات جنہوں نے کبھی پیاس کی شکایت نہ کی، ان میں پہلی جناب زینب سلام اللہ علیہا تھیں کہ عاشور کے دن اپنے مظلومؑ بھائی کا یہ حال دیکھتی تھیں

يلوك لسانه من شدة العطش ويطلب الماء

کہ امامؑ مظلوم خود شدتِ تشنگی سے اپنی سوکھی زبان لب ہائے مبارک پر پھیرتے تھے اور ایک ایک سے پانی طلب فرماتے تھے اور کہتے تھے، اے قومِ جفا کار! فرزندِ ساقی کوثر بہت پیاسا ہے، تھوڑا پانی پلاؤ کہ شدتِ تشنگی سے میرا جگر جل رہا ہے۔

مگر کوئی شقی سوائے اس مظلوم کو نیزے، تلوار، خنجر اور تیر کے واروں کے کچھ جواب نہ دیتا تھا اپنے بھائی کی مصیبت دیکھ کر جناب زینب سلام اللہ علیہا ایسی پریشان تھیں کہ مطلق اپنی پیاس کا خیال نہ تھا دوسری خاتونِ معظّمہ، شیدائے مظلوم کربلا جناب اُم رباب سلام اللہ علیہا تھیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام کا غلبہ تشنگی دیکھ کر اپنی پیاس کو بھول گئیں بلکہ جیسے ہی جناب رباب سلام اللہ علیہا کو یہ معلوم ہوا کہ امام علیہ السلام پیاسے ہی دنیا سے تشریف لے گئے اور تا دمِ شہادت قطرہ آب میسر نہ آیا، اس وقت سے جب تک وہ معظّمہ زندہ رہیں کبھی پانی طلب نہ فرمایا۔

ملاحظہ فرمائیں: بحور الغمہ جلد اول صفحہ ۳۴۰

### تقریب استدلال!

بعد از شہادت پانی مل گیا تھا رہائی کے بعد مدینہ میں تو کوئی قدغن نہ تھا۔ مگر ملکہ وفا سیدہ اُم رباب سلام اللہ علیہا اور فاتح شام سلام اللہ علیہا نے پانی نہ پیا یہ شہید کربلا کی پیاس کی تاسی تھی پس سلطان کربلا کی محبت میں اگر کوئی اپنے جسم سر وسینہ کو زخمی کرے یا بیڑیاں پہن لے یہ سید الشہداءؑ سے محبت کی نشانی ہے اور بہت مستحسن ہے۔

## چوتھی دلیل قاطع:

## شیخ محمد حسین ڈھکو صاحب لکھتے ہیں:

روزہ عاشورہ محرم:

یہی حال عاشور کے روز کا ہے جو بنی امیہ کی بدعت ہے جوانہوں نے شہادت امام حسینؑ کی خوشی کے سلسلہ میں ایجاد کی تھی لہٰذا اس دن مکمل روزہ رکھنے سے اجتناب کرنا چاہیے ہاں البتہ اس دن فاقہ کرنا چاہیے اور غروب آفتاب سے تقریباً پونے تین گھنٹے پہلے سادہ غذا اور سادہ پانی وغیرہ سے فاقہ شکنی کر دینی چاہیے تاکہ حزن وملال کا اظہار بھی ہو جائے اور آدمی بنو امیہ کے بدعت سے بھی بچ جائے۔

ملاحظہ فرمائیں: اصلاح الرسوم الظاہرہ صفحہ ۱۲۵

## خاتم المحدثین شیخ عباس قمی طاب ثراہ فرماتے ہیں:

شیعوں کو آج کے دن امساک کرنا چاہیے یعنی نہ کچھ کھائیں اور نہ کچھ پئیں لیکن روزہ رکھنے کا بھی قصد نہ کریں اور عصر کے بعد ایسی خوراک کے ساتھ افطار کریں جو مصیبت زدہ انسان کھاتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: مفاتیح الجنان، صفحہ ۳۸۲، مطبوعہ لاہور۔

## تقریب استدلال!

روز عاشور روزہ رکھنا حرام ہے اور فاقہ مستحسن ہے۔ عاشورہ کے دن غروب آفتاب سے پونے تین گھنٹے پہلے تک فاقہ رکھنا دشت نینوا کے مظلومینؑ کی بھوک و پیاس کی تاسی ہے اور اس کو خدائے جبار نے خود شیخ صاحب کے قلم سے لکھوایا اس لئے کہتے ہیں۔

؎ حق وہ جو سر چڑھ کر بولے

مظلومانؑ کربلا پر بندش آب وطعام دشمنان دین کی طرف سے تھی وہ تو حالت جنگ تھی اگر اس حالت غربت وشدت مصائب کی تاسی میں فاقہ کیا جاسکتا ہے تو پھر زنجیروں اور بیڑیوں کی تاسی میں کڑی یا قلابہ کیوں نہیں پہنا جاسکتا

## پانچویں دلیل قاطع:

## تشنہ لب کی بیٹی نے پانی نہیں پیا

کتب مقاتل میں ملتا ہے کہ تاراجی خیام کے بعد پانی آیا حضرت رقیہ بنت الحسین سلام اللہ علیہا نے پانی کا برتن لیا اور مقتل گاہ کی طرف دوڑیں دشمن کے سپاہیوں نے پوچھا آپ کہاں جارہی ہیں؟ شہزادی نے فرمایا میرا بابا پیاسا ہے بابا کو ڈھونڈ کر پانی دوں گی سپاہی نے کہا تیرا بابا تو پیاسا شہید کردیا ہے جواب میں شہزادی نے فرمایا بس میں بھی پانی نہیں پیوں گی

ملاحظہ فرمائیں: ثمرات الحیاۃ جلد 2 ص 312 ایران۔ سرگذشت رقیہ صفحہ 29 مطبوعہ ایران۔ اساس عزاداری صفحہ نمبر 68

**تقریب استدلال!** مخدومہ کائنات سیدہ سکینہ سلام اللہ علیہا کے پاس بعد از شہادت پانی آگیا مگر برتن اٹھا کر صحرا میں تشریف لے گیں فوج اشقیاء نے پوچھا کہاں جارہی ہے فرمایا میرا بابا پیاسا ہے انکو دوں گی سپاہی کہنے لگے تمہارے بابا تو شہید ہوگئے حضرت رقیہ سیدہ سکینہ سلام اللہ علیہا نے رُک کر فرمایا پس من ھم آب نمی اشامم بس میں بھی پانی نہیں پیونگی۔

ملاحظہ فرمائیں کتاب: ستارہ درخشاں شام صفحہ نمبر 202 مطبوعہ قم مقدسہ

آلِ رسول صلوات اللہ علیہ پر بندش آب ختم ہوئی مگر مخدومہ کائنات نے پانی نہیں پیا اب یہ پیاس یہ تشنگی حضرت سید الشہداءامام حسین علیہ السلام کی پیاس کی تاسی کی یاد میں ہے۔ لہذا مومنین کڑیاں، قلابے، بیڑیاں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اسیران آلِ محمدؐ اور

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی یاد میں پہنتے ہیں۔ یہ عہد وفا ہے۔

## چھٹی دلیل قاطع:

### افتخار المجتہدین آیۃ اللہ العلامہ سید محمد تقی مقدم دام ظلہ العالی فرماتے ہیں

مخدومہ عالیہ حضرت سیدہ رقیہ بنت الحسین سکینہ سلام اللہ علیہا کی قبر مطہر کو ماضی بعید بوجہ خرابی (سیم آب) کھولا گیا تو دیکھا کی مظلوم کربلا سید الشہداء کی دختر بلند اختر کا کفن ایک سیاہ پارچہ کُرتا تھا اور گردن کے گرد ایک زنجیر بندھی ہوئی تھی۔

ملاحظہ فرمائیں:

مقتل جامع جلد دوم صفحہ نمبر 209 مطبوعہ ایران، اساس عزاداری صفحہ نمبر 279

**تقریب استدلال!** زندان شام میں مظلومہ کبریٰ کی شہادت ہوئی حضرت بیمار کربلا امام علی ابن الحسین سجاد علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں سے مظلوم بہن کو دفن کیا مگر زنجیر نہ کھولے مخدومہ کی وصیت تھی کہ زنجیر سمیت دفن کیا جائے لہذا اسی مخدومہ کے زنجیروں کی تاسی میں مومنین کرام بھی کڑیاں اور بیڑیاں پہنتے ہیں۔ مگر یزیدی فوج کے مظالم پر پردہ ڈالنے والے یزید کے وکیل حرام زادے مُلا مومنین پر اعتراض کرتے ہیں دراصل کڑیوں، قلابوں اور بیڑیوں سے انکے والیان نعمت کے مظالم کا پردہ چاک ہوتا ہے۔

تو نے قلم سے اپنے جو صادر کیا ہے آج
فتویٰ تیرا برائے متاع یزید ہے

کڑیوں نے کل یزید کی نیندیں حرام کیں
کڑیوں پہ اعتراض دفاع یزید ہے

(علی قسور)

## ساتویں دلیل قاطع:

### سیرت امام زادہ علی بن حسن علیہ السلام

امام زادہ علی بن حسن علیہ السلام کے پاؤں ہمیشہ حلقوں کے اندر رہتے تھے انکے چچا عبداللہ نے کہا اے بیٹا! کیا وجہ ہے کہ ہماری طرح تم پاؤں بیڑیوں سے باہر نہیں نکالتے۔ کہنے لگے خدا کی قسم میں اپنے پاؤں بیڑیوں سے باہر نہیں نکالوں گا۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں وفات پاؤں اور خدا مجھے اور منصور کو جمع کرے اور پوچھے کہ کس وجہ سے اس نے مجھے قید و بند میں رکھا۔

ملاحظہ فرمائیں: احسن المقال جلد اول ص303 مطبوعہ لاہور



## آٹھویں دلیل قاطع:

### سیرت صحابہ کرامؓ

آنحضرتؐ اور حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی عظیم المرتبت جناب حجر بن عدی علیہ السلام کو دشمنان آلؑ رسول نے محبت حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے جرم میں بے دردی سے شہید کیا گیا اور انکو لوہے کی لگام لگائی گئی شہادت سے پہلے حجر بن عدی علیہ السلام نے وصیت فرمائی کہ حین اوصی ان یدفن بتیابه المدماه مجھے اسی لوہے کی لگام کے ساتھ دفن کیا جائے

ملاحظہ فرمائیں: الکبریت الاحمر جلد اول ص893 مطبوعہ ایران

**حاصل بحث!** ہم زنجیر، کڑیاں، بیڑیاں، قلابہ ہمیشہ پہن کر اسیران آل محمدؑ کی مظلومیت کا پرچار کرتے آئے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے کہ کس جرم میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اولاد کو بیڑیاں، ہتھکڑیاں اور طوق ڈالے گئے جب تک یہ سلسلہ لیل ونہار ہے اور منتقم حقیقی وارث خون مظلوم حضرت صاحب الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ظہور نہیں ہوتا ہم آل محمد علیہم السلام کی مظلومیت کا پرچار جاری رکھیں گے ہم ہمیشہ لوگوں کو یہ پیغام دیتے رہیں گے کہ آل رسول صلوٰت اللہ علیہم اجمعین پر جو ظلم وستم ہوئے یہ انکی یاد ہے۔

؎ اس واسطے ہیں پہنے ہاتھوں میں زنجیر    زمانہ نہ بھول جائے زنجیر سیدہؑ کے

اہل بیت اطہار علیہم السلام کی قید وبند اور مصائب کی یاد میں کڑیاں قلابہ پہننے کے جواز میں دلائل وبراہین موجود ہیں۔ بعض ہم پیش کر چکے ہیں یہاں چند فلک وقار آسمان علم وعمل کے نیران تابان افق اجتہاد کے شمس وقمر آیات عظام ومجتہدین کرام کے قلم حقیقت رقم سے فتویٰ پیش کر رہے ہیں جس میں ہمارے موقف کی بھرپور تائید وتشہید ہوتی ہے۔ یہ فتاویٰ مبارکہ جناب زین المدرسین حضرت علامہ مرحوم منور حسین صاحب فاضل لکھنو طیب اللہ تربتہ الزکیہ مدرس دار العلوم محمدیہ سرگودھا نے مراجع عظام سے حاصل فرمائے تھے قارئین سے التماس ہے کہ مرحوم عالم دین کے لئے فاتحہ ضرور پڑھیں تا کہ ان کی روح پر فتوح شاد ہو۔

## مجتہدین کرام مراجع عظام کی خدمت میں پیش کیے جانے والے سوالات

جناب اور آپ کے احباب کو سلام کرنے کے بعد عرض گزار ہوں کہ ہمارے ملک میں کچھ شیعہ امامیہ چاندی یا لوہے کی کڑی ہاتھ میں پہنے رکھتے ہیں اور اس رواج کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ہم کسی کو یہ کڑی پہنے ہوئے دیکھیں تو فوراً ذہن میں آتا ہے کہ یہ شیعہ ہوگا۔

ہم نے بعض اہل علم سے اسکے جواز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ فرمایا

کہ اپنے مرجع سے دریافت کرو اس لیے جناب عالی کی باشرف ہستی کی بقاء ودوام کی دعا کے ساتھ ہم وہی مسئلہ تفصیل کے ساتھ جناب عالی سے دریافت کر رہے ہیں اور جناب عالی سے امید رکھتے ہیں کہ شرعی قواعد کے مطابق اسکے جواب سے مشرف فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپکو بہترین جزا دے۔

## سوال

کیا مذکورہ کڑی پہننا مرد کے لیے جائز ہے؟ ☆ جبکہ اسے پہننا بغرض زینت ہو؟
☆ جبکہ اسے امام سجاد علیہ السلام کے ساتھ ان کی زنجیروں اور بیڑیوں میں تشبیہہ کی غرض سے ہو؟ ☆ جبکہ اسے امام مظلومؑ پر گریہ کی زیادتی اور غم کے اظہار کی غرض سے پہنا جائے؟
☆ جبکہ اسے ابتداء میں مذکورہ شعار (علامت) کے طور پر پہنا جائے؟

حالانکہ ہندوستان میں ایک فرقہ کفار میں سے ہے جسے سکھ کہتے ہیں وہ لوہے کا کڑا اپنے ہاتھوں میں شعار مذہب کے طور پر پہنتے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں وہ فرقہ نہیں پایا جاتا۔



سائل
منور حسین
دارالعلوم محمدیہ بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا

## حضرت آیۃ اللہ السید روح الموسوی الخمینی قدس سرہ
## بانی انقلاب اسلامی ایران تہران

باسمہ تعالیٰ لیلو ہے اور چاندنی کی کڑی پہننے میں کوئی مانع نہیں ہے سوائے اس صورت کے کہ اس سے مفسدے پیدا ہوں مثلاً مذہب کے لئے عیب یا شیعہ کیلئے توہین کا سبب بن جائے تو ایسی صورت میں جائز نہ رہے گا۔

دستخط مبارک ومہر شریف

سونے کی انگوٹھی اور سونے کی کڑی پہننا مردوں پر مطلقاً حرام ہے اور اسے پہن کر نماز بھی نہیں ہوتی لیکن لوہے اور چاندی کی انگھوٹھی اور کڑی پہننے میں کوئی حرج نہیں چاہے زینت کی غرض سے پہننے چاہے کسی دوسری غرض سے (مذکورہ چارا غرض میں سے)۔

دستخط مبارک ومر شریف

## حضرت آیۃ اللہ السید محمد صادق الحسینی الروحانی مدظلہ مجتہد اعظم قم المقدسہ ایران

جواب شق نمبر۱: ہاں جائز ہے حتی کہ زینت کے لیے بھی ہو۔
جواب شق نمبر۲: جب اس غرض سے (شبہ امام سجاد علیہ اسلام) ہوتو مستحسن ہے۔
جواب شق نمبر۳: حسن ہے۔
جواب شق نمبر۴: اس میں میرے نزدیک کوئی حرج نہیں ہے جبکہ نصاری کے ساتھ مشابہت کا قصد نہ کرے اور اس میں عقیق یا فیروزہ، درنجف وغیرہ جڑوالیں تو سکھوں کے ساتھ (ان کی موجودگی کی صورت میں بھی) شبہ نہیں رہتا۔

دستخط مبارک ومہر شریف

## حضرت آیۃ اللہ الشیخ محمد فاضل دام ظلہ العالی مجتہد اعظم قم المقدسہ ایران

شق جواب نمبر۱......زینت کے لیے جائز ہے۔
جواب شق نمبر۲......امام سجاد علیہ السلام کی یاد اور ان کے ساتھ شبیہہ کی غرض سے بھی اسے پہننے میں کوئی مانع نہیں ہے۔
جواب شق نمبر۳......اسے مظلوم کی یاد دلانے والا اور آپ پر گریہ مستحب کا موجب ہونے

کے عنوان سے پہننے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

جواب شق نمبر۴...... مذکورہ شعار کی غرض سے بھی اسے پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ہندوستان میں کسی فرقہ کا فرہ کا شعار ہونا پاکستان میں اس کے لیے عنوان ثانوی سے حرمت کا موجب نہیں بن سکتا اور اس فرقہ میں سے کسی کا پاکستان میں نہ پایا جانا بھی ہمارے حکم کی تائید کرتا ہے۔

دستخط مہر مبارک



## حضرت آیۃ اللہ الشیخ عباس طسوجی دام ظلہ العالی قم مقدسہ ایران



کڑی اگر چاندی یا لوہے کی ہو تو اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں چاہے اس سے قصد زینت کے لیے ہو یا غیر زینت کے لیے ہاں مردوں کے لیے سونے کی کڑی جائز نہیں ہے چاہے زینت کے قصد سے نہ بھی ہو۔

دستخط مبارک و مہر شریف

سماحة آية الله العظمى نائب الامام الحجة ... الخوئي ادام الله ظله الوارف

السلام عليكم وعلى من لديكم ورحمة الله وبركاته

اما بعد فان بعض الشيعة الباكستانيين في بلدنا اعتادوا بلبس الحلقة المعدنية
او الحديدية في الزند والساعد وبجانب الوريدان وتارة اذا رأيناهم يلبسون
لا ... [illegible] ... انه من الشيعة
[illegible] ... لم يمكن لنا الجواب
[illegible] ... من ... جيش الامام ...
[illegible] ... وفق المؤلفين الشريف
[illegible] ... الحلقة
جزاكم الله

بسمه تعالى

١. اذا كان ... للمذهب
٢. اذا كان تشبيها بالامام السجاد عليه السلام فيجوز
٣. اذا ... [illegible] ... الكفار
٤. اذا كان للشعار المذكور في الصدر
والحلقة ... [illegible] ... تلبس حلقة الحديد
... [illegible] ... لكنه لا ... احد في بلادنا ...

لا مانع من لبس الحلقة الحديدية او غيرها الا اذا كان هناك تترتب عليها مفاسد مثل ما اذا كان شينا على المذهب او مهانة على الشيعة فلا يجوز

دار العلوم المحمدية بلاک ١٦
سرگودھا پاکستان
١٤٠٢/٦/٢٣

بسمہ سبحانہ

الی علی رؤس الموالی

سماحۃ آیۃ اللہ العظمیٰ السید الخوئی دام ظلہ العالی

سلام علیکم وعلی من لدیکم

اما بعد

فان لبعض الشیعۃ الامامیۃ فی بلادنا اعتیاد بلبس الحلقۃ من فضۃ او حدید

فی الید وصار الامر الی انہ اذا رأینا شخصا لابسا تلک الحلقۃ ایتدر الی الاذهان

انہ من الشیعۃ

وقد منع بعض العلماء من ذلک ولم یجب وقال استفتوا من مقلدکم

فنسئل سماحتکم ادام اللہ وجودکم الشریف من تلک المسئلۃ تفصیلا ونرجو من

سماحتکم ان تجیبوا وفق الموازین الشرعیۃ جزاکم اللہ احسن الجزاء

هل یجوز لبس الحلقۃ

۱۔ اذا کان ذالک للزینۃ

۲۔ اذا کان تشبیها بالامام السجاد علیہ السلام فی قیودہ علیہ السلام

۳۔ اذا کان [illegible] الظهور [illegible]

۴۔ اذا کان [illegible] المذکورۃ فی الصدر

والحال ان فی الهند فرقۃ من الکفار یقال لها سکھ (سکھ) تلبس

حلقۃ الحدید فی ایدیهم شعار المذهبهم ولا یوجد منهم احد فی بلادنا ای الباکستان

السائل

بسمہ تعالیٰ لا مانع من لبس الحلقۃ المذکورۃ والعالم منور حسین

۲۸ صفر ۱۴۰۲ھ دار العلوم المحمدیہ الجعفریہ

سرگودھا پاکستان

۵ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

سماحة آية الله العظمى السيد المرعشي النجفي دام ظله العالي على رؤس [illegible]

سلام عليكم وعلى من لديكم

اما بعد

فان بعض الشيعة الامامية في بلادنا اعتاد بلبس الحلقة من فضة او حديد في اليد فصار الامر الى انا اذا راينا شخصا لابسا تلك الحلقة [illegible] الى الاذهان انه من الشيعة

وقد سألنا بعض العلماء من حلية ذلك فلم تجب [illegible] اسئلوا عن علمائكم فنسئل سماحتكم ابقاكم الله وادام وجودكم الشريف عن تلك المسألة تفصيلا ونرجو من سماحتكم ان تجيبوا وفق الموازين الشرعية جزاكم الله احسن الجزاء.

هل يجوز للرجل لبس تلك الحلقة

١. اذا كان ذلك للزينة

٢. اذا كان تشبيها بالامام السجاد عليه السلام في قيده عليه السلام

٣. اذا كان تكبيرا للبكاء على المظلوم واظهارا للحزن

٤. اذا كان للشعار المذكور في الصدر

والحال ان في الهند فرقة من الكفار يقال لهم سكھ يلبس حلقة الحديد وهو من شعار مذهبهم ولا يوجد منهم احد في بلادنا اي الباكستان

السائل

منور حسين

دار العلوم المحمدیہ بلاک ١٩

سرگودھا پاکستان

٥ صفر المظفر ١٤٠٢ھ

[illegible] جواز [illegible] عنه والحلقة اذا كانت من الفضة او الحديد لا بأس بها واما اذا كانت من الذهب لا [illegible] الذي يقال له بالعربي [illegible] والصابون [illegible]

[illegible] على [illegible]

سماحة اية الله العظمى [illegible]

سلام عليكم وعلى [illegible]

اما بعد

فان بعض الشيعة الامامية في بلادنا اعتادوا [illegible] في اليد فصار الامر الى [illegible] ... [illegible] الى [illegible] من الشيعة

وقد [illegible] بعض العلماء من [illegible] ... [illegible]

[illegible] سماحتكم ادامكم الله وادام وجودكم الشريف [illegible]

سماحتكم ان تجيبوا وفق الموازين الشرعية جزاكم الله [illegible]

هل يجوز للرجل لبس [illegible] الحلقة

١. اذا كان [illegible]

٢. اذا كان تيمنا بالامام [illegible] عليه السلام في [illegible] عليه السلام

٣. اذا كان تكثيرا [illegible]

او [illegible] الدكور في الصدر

[illegible] في [illegible] لهما [illegible] لبس [illegible] الحديد في ايديهم شعارا لمذهبهم [illegible] منهم [illegible] في بلادنا اي الباكستان

السائل

منظور حسين

دار العلوم المحمدية بلاك ١٩

سرگودها پاکستان

[illegible] صفر المظفر ١٤٠٢ م

بسم الله الرحمن الرحيم

والحمد لله رب العالمين [illegible]

لبس [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] الصلاة [illegible]

[illegible] ١٤٠٢

بسم الله الرحمن الرحيم

لبس خاتم الذهب والحلقة منه [illegible] على الرجال

وموجب لفساد الصلاة واما الحديد [illegible] البأس به

للتزيينة او غيره [illegible] العالم ٤/٣/١٤٠٢ [illegible]

سماحة آية الله العظمىٰ السيد الروحانی دام ظله العالی علی رؤس الموالی

سلام عليكم و على من لديكم

اما بعد

فان بعض الشيعة الامامية فى بلادنا اعتاد بلبس الحلقة من فضة او ذهب

فى اليد فصار الامر الى انا اذا رأينا شخصا لابسا تلك الحلقة ابتدر الى الاذهان

انه من الشيعة

وقد سألنا لبعض العلماء عن حلية ذالك فلم يجب وزال استارا عن مراد لم

فنسئل سماحتكم ابقاكم الله وادام وجودكم الشريف عن تلك المسئلة اورسلنا الى

سماحتكم ان تجيبوا وفق الموازين الشرعية شكرا لكم احسن الجزاء

هل يجوز للرجل لبس تلك الحلقة نعم يجوز

١. اذا كان ذالك للزينة حتى اذا كان بجواب [illegible]

٢. اذا كان تشبيها بالامام السجاد عليه السلام فى جواب عبده السلام

٣. اذا كان تكثيرا للسواد على المظلوم واظهار الحزن يكون حسنا

٤. اذا كان للشعار المذكور فى السؤال فان كان شعارا لنا كان حسنا بالشعار

والحال ان فى الهند فرقة من الكفار يقال لها سخ (سكھ) تلبس الحلقة الحديد

فى ايديهم شعار المذهبهم ولايوجد منهم احد فى بلادنا اى الپاكستان

السائل

رفيع التقسيم بان يحمل فضة من عمق

او فروزج او دروهات

ملوب حسين

۱۸ صفر ١٤٠٢ دار العلوم المحمدية بلاک ۱۹

سرگودها پاکستان

محمد [illegible]



۵ صفر المظفر ١٤٠٢ هـ

باسمه تعالی

دام ظله العالی علی رؤوس المؤمنین

سماحة آیة الله العظمی الشیخ محمد فاضل

سلام علیکم وعلی من لدیکم

اما بعد

فان لبعض الشیعة الامامیة فی بلادنا اشعار بلبس الحلقة من فضة او حدید فی الید وصار الامر الی انا اذا رأینا شخصا لابسا تلک الحلقة ابتدر الی الاذهان انه من شیعة.

وقد سألنا بعض العلماء عن حلیة ذالک فلم یجب وقال اسئلوا من تقلیدکم فنسئل سماحتکم ابقاکم الله وادام وجودکم الشریف عن تلک المسئلة تفصیلا ونرجو من سماحتکم ان تجیبوا وفق الموازین الشرعیة جزاکم الله احسن الجزاء

هل یجوز للرجال لبس تلک الحلقة

١- اذا کان ذالک للزینة

٢- اذا کان تشبها بالامام السجاد علیه السلام فی قیوده علیه السلام

٣- اذا کان تذکیرا للبکاء علی المظلوم والمهموم المحزون

٤- اذا کان للشعار المذکور فی الصدر

والمسائل ان فی الهند فرقة من [illegible] یلبس حلقة الحدید فی ایدیهم شعارا لمذهبهم ولا یوجد منهم احد فی بلادنا ای پاکستان

باسمه تعالی

١- یجوز للزینة

٢- ولا مانع من التلبس به تشبها وتذکرا للامام السجاد علیه السلام

٣- ولا مانع من التلبس به بعنوان کونه مذکرا وموجبا للبکاء والحزن علی المظلوم

٤- ولا مانع من التلبس به [illegible] للذکر [illegible] الهند [illegible] لا ریب

والموضوع بعنوان [illegible] باکستان [illegible] منهم احد [illegible]

[illegible]

٢٦ ربیع المولود ١٤٠٠

السائل

منظور حسین

دار العلوم المحمدیة [illegible]

سرگودھا پاکستان

باسمہ

سماحة آية الله العظمى الشيخ عباس القوچانی دام ظله العالی على رؤوس الموالی

سلام علیکم وعلى من لدیکم

اما بعد

فان لبعض الشيعة الامامية في بلادنا اعتاد بلبس الحلقة من فضة او حديد في اليد وصار الامر الى انا اذا رأينا شخصا لابسا لتلك الحلقة ابتدر الى الاذهان انه من الشيعة.

وقد سئلنا بعض العلماء عن حلية ذالك فلم يجب وقال اسئلوا عن مقلدكم فنسئل سماحتكم ابقاكم الله وادام وجودكم الشريف عن تلك المسئلة تفصيلا ونرجو من سماحتكم ان تجيبوا وفق الموازين الشرعية جزاكم الله احسن الجزاء

هل يجوز للرجال لبس تلك الحلقة

۱- اذا كان ذالك للزينة

۲- اذا كان تشبها بالامام السجاد عليه السلام في قيوده عليه السلام

۳- اذا كان تكثيرا للبكاء على المظلوم واظهارا للحزن

٤- اذا كان للشعار المذكور في الصدر

والان في الهند برقة من الزمان ... تلبس حلقة الحديد في ايديهم شعارا لمذهبهم ولا يوجد منهم احد في بلادنا اي الباكستان

السائل

منور حسين

دار العلوم المحمدية بلاك ۱۹

سرگودها پاکستان

بسمه تعالى

لا ارى بأسا بلبس الحلقة لو كانت من فضة او حديد وان قصد به الزينة وغيرها نعم لا يجوز ذلك للرجال اذا كانت من ذهب وان لم يقصد الزينة لاطلاق قول النبي صلى الله عليه وآله يا علي لا تلبس الذهب فانه لباسك في الآخرة ولا تلبس الحرير فيحرق الله جلدك بالنار.

الاحقر عباس الطهرانی



بسم الله الرحمن الرحیم

محضر مبارک مرجع عالی قدر آیة الله العظمی آقای السید عباس یزدی مدرسی دام ظله العالی

سلام علیکم و رحمة الله و برکاته

بعد از تحیات و تسلیمات عرض این است که در پاکستان
محبان آل محمد شیعیان امیر المومنین علیه السلام به یاد
قید زدن و زنجیر های سید الساجدین علیه السلام و حضرت موسی بن جعفر علیهما السلام
دستبند می پوشند در این مورد تا بعد از مراجع عظام
به جز حضرت آیت الله خوئی قدس سره و امام امت حضرت آیت الله خمینی طاب ثراه
و آیت الله طبسی قدس سره موجود می باشد
نظر جناب عالی در این باره چه حکم دارد



سید محمد الحسن جعفری
۲۳ رجب المرجب
۱۴۳۴ھ
قم مقدسہ ایران

بسمه تعالی

اقامه عزاداری برای حضرات معصومین علیهم السلام
مخصوصاً حضرت اباعبدالله الحسین علیه السلام مانند
زنجیر زدن و شبیه درآوردن اسراء و سائر امور
که در عزاداری انجام می شود جایز است بلکه
مستحب است لادلة البکاء والابکاء خداوند به همه مومنین
توفیق دهد و از جمیع بلیات حفظ کند ۲۲ رجب ۱۴۳۴ عباس الحسینی المدرسی الیزدی



# محضر مبارک مرجع عالی قدر آیت الله العظمیٰ آقائی السید عباس یزدی مدرسی مدظله العالی

**اسلام علیکم ورحمة لله برکاة**

تکریمات وتسلیمات کے بعد عرض ہے کہ پاکستان میں محبان آل محمد شیعیان امیر المومنین علیہ السلام حضرت سید الساجدین علیہ السلام اور حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی زنجیر وزندان کی یاد میں کڑے ہاتھوں میں پہنتے ہیں اس موضوع پر بزرگوار مراجع عظام

مثلاً آیت اللہ خوئی آیت اللہ خمینی طاب ثراہ وآیت اللہ طسوجی قدس سرہ نے بھی جواز کے فتویٰ صادر فرمائے ہیں حضرت عالی اس سلسلہ کے متعلق فرماتے ہیں

**والسلام علیکم رحمة الله وکاة**

**خادم العلم والعلماء**

**سید محمد ابو الحسن الموسوی المشهدی**



فتویٰ ٢٠١١-١-٢٠

بسم تعالیٰ

حضرات معصومین علیہم السلام کی عزاداری کا قیام خصوصاً حضرت ابوعبداللہ الحسین علیہ السلام کی عزا میں زنجیر مارنا، اسیران آل محمدؐ کی شبیہہ بنانا اور تمام امور عزاداری میں انجام دینا جائز ہیں بلکہ مستحب ہیں

لاد لة البکاء والا بکاء خداوند عالم تمام مومنین کو عزاداری کی توفیق عطا فرمائے اور تمام بلیات سے محفوظ فرمائے

# جواز کڑی کی آخری کڑی

حضرات طاہرین علیہم السلام کے مصائب قید و بند کی یاد میں کڑی وقلابہ پہننا ہرگز بدعت نہیں نہ ہی کفار سے مشابہ ہے اگر عندالشرع منع ہوتا تو مجتہدین جواز کے فتوے نہ دیتے بلکہ انہوں نے تو ہر لحاظ سے اس کے جواز میں فتوے دیے ہیں جو ہم نے پیش کر دیے ہیں یہ زنجیریں بیڑیاں کڑیاں قلابے سب شہرت مظلوم کا پیغام ہے جو اسیر بغداد نے دیا ہے۔

## حضرت امام ہفتم موسیٰ بن جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت فرمائی تھی

انه علیه السلام دفن بقیوده وانه اوصی بذالك لیخاصم یوم القیامة قاتله

کہ ان زنجیروں (بیڑیوں) میں ہی مجھے دفن کرنا چنانچہ آپؑ کو انہی بیڑیوں کے ساتھ دفن کیا گیا اور وہ نہ اتاری گئیں

مستدرک الوسائل جلد اول ص ۱۵۰ مطبوعہ ایران

الکبریت الاحمر جلد اول ص 398 مطبوعہ ایران

یہ عظیم راز خداوندی اور پیغام امامؑ مظلوم ہے ہمارے مولاؑ اگر چاہتے تو برعکس وصیت فرما سکتے تھے مگر آپؑ نے شہادت کے بعد بھی زنجیروں میں دفن کی وصیت فرما کر اپنے علم غیب کا ثبوت دیا اور خاموش احتجاج کا پیغام دیا کہ آنے والا میرے قاتلوں کا حامی یہ نہ کہے کہ "انہوں نے پھر لوہے کو زندگی بھر ہاتھ نہیں لگایا" اصلاح الرسوم الظاہرہ، ص ۲۳۸ لہٰذا میں تو ان لوہے کی بیڑیوں کے ساتھ ہی دفن ہو رہا ہوں میں نے نہ اتاری ہیں نہ اتروانے دی ہیں تا کہ آنے والے میرے شیعہ موالی میری زنجیروں کڑیوں بیڑیوں کی یاد ہمیشہ تازہ رکھیں۔ یادگار آئمہ ھدیٰؑ ہم پر واجب ہے۔ والله ولی التوفیق

☆☆☆☆☆☆☆